ہفتہ
۱۵۔ اکتوبر ۱۹۹۴ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۲۲۹ | ہفتہ ۹۔ جمادی الاول ۱۴۱۵ھ ‘ ۱۵۔ اخاء ۱۳۷۳ ہش ‘ ۱۵۔ اکتوبر ۱۹۹۴ء

تمام نیکیوں کا ایک بھاری ذریعہ آخرت پر ایمان بھی ہے

تمام نیکیوں اور راستبازیوں کا بڑا بھاری ذریعہ منجملہ دیگر اسباب اور وسائل کے آخرت پر ایمان بھی ہے۔ اور جب انسان آخرت اور اس کی باتوں کو قصہ اور داستان سمجھے تو سمجھ لو کہ وہ رد ہو گیا۔ اور دونوں جہانوں میں گیا گزرا ہوا۔ اس لئے آخرت کا ڈر بھی تو انسان کو خائف اور ترساں بنا کر معرفت کے سچے چشمہ کی طرف کشاں کشاں لے آتا ہے۔ اور سچی معرفت بغیر حقیقی خشیت اور خدا ترسی کے حاصل نہیں ہو سکتی۔ پس یاد رکھو کہ آخرت کے متعلق وساوس کا پیدا ہونا ایمان کو خطرہ میں ڈال دیتا ہے۔ اور خاتمہ بالخیر میں فتور پڑ جاتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اصل میں خدا سے ڈرنے والے کو تو بڑی بڑی مشکلات ہوتی ہیں۔ انسان پاک صاف تو جب جا کر ہوتا ہے کہ اپنے ارادوں کو اور اپنی باتوں کو بالکل ترک کر کے خدا کے ارادوں کو اسی کی رضا کے حصول کے واسطے فنا فی اللہ ہو جاوے۔ خودی اور تکبر اور نخوت سب اس کے اندر سے نکل جاوے۔ اس کی آنکھ ادھر دیکھے جدھر خدا کا حکم ہو۔ اس کے کان ادھر لگیں جدھر اس کے آقا کا فرمان ہو۔ اس کی زبان حق و حکمت کے بیان کرنے کو کھلے۔ اس کے بغیر نہ چلے جب تک اس کے لئے خدا کا اذن نہ ہو۔ اس کا کھانا۔ پہننا۔ سونا۔ پینا۔ مباشرت وغیرہ کرنا سب اس واسطے ہو کہ خدا نے حکم دیا ہے اس واسطے نہ کھائے کہ بھوک لگی ہے بلکہ اس لئے کہ خدا کہتا ہے۔ غرض جب تک مرنے سے پہلے مر کر نہ دکھاوے تب تک اس درجہ تک نہیں پہنچتا کہ متقی ہو۔ پھر جب یہ خدا کے واسطے اپنے اوپر موت وارد کرتا ہے خدا کبھی اسے دوسری موت نہیں دیتا۔

(ملفوظات جلد سوم ص ۱۱۶)

اللہ تعالیٰ نے والدین کے ساتھ احسان کا سلوک کرنے کا حکم دیا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

وہ عبادت جو خالصتہً اللہ کے لئے ہو اور شرک سے کلیتہً پاک اور صاف ہو۔ وہ انسانی تعلقات منقطع کرنے پر آمادہ نہیں کرتی۔ بلکہ اللہ کے حوالے سے ان تعلقات کو قائم کرنے کی تلقین کرتی ہے۔ پس وہ عبادت گزار جو دنیا سے تعلقات کاٹ کر ایک طرف ہو جائیں وہ حقیقت میں واحد خدا کی عبادت کرنے والے نہیں بلکہ کسی اور ذات کی عبادت کرتے ہوں گے۔ اللہ کی عبادت کرنے والا جو شرک سے پاک ہو اس کی یہ صفات ہیں اور ان صفات سے اس کی عبادت کا خلوص پہچانا جائے گا کیونکہ جو عبادت انسان خدا کے حضور کرتا ہے اس پر دنیا تو گواہ نہیں ہے۔ اس کے دل کی کیفیت ہے وہ خالصتاً اللہ کے لئے ہے کہ نہیں، شرک سے پاک ہے کہ نہیں۔ یہ سارے وہ معاملات ہیں جن کا رخ خدا کی طرف ہے اور اللہ دیکھ رہا ہے اور بندے کو کچھ پتہ نہیں کہ کیا ہو رہا ہے۔ لیکن ایسے لوگوں کی کچھ علامات ایسی ہیں جو بندے بھی دیکھ سکتے ہیں اور ان علامتوں کو دیکھ کر ان کو معلوم ہو سکتا ہے کہ یہ خالص عبادت کرنے والا غیر مشرک ہے جس نے اپنے وجود کو تمام تر اللہ کے لئے کر دیا۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کی صفات بیان ہو رہی ہیں۔

سب سے پہلے فرمایا۔ (-) کہ والدین سے احسان کا سلوک کرو والدین ایک قسم کے ربّ بن جاتے ہیں کیونکہ والدین کے ذریعے انسان دنیا میں آتا ہے اور خدا تعالیٰ کے بعد سب سے پہلے والدین ہی کا ذکر ضروری تھا۔ اور یہی کیا گیا ہے لیکن والدین کو ایسے مرتبہ پر رکھ گیا ہے جہاں فرمایا ان کے ساتھ احسان کا سلوک کرو۔

خدا تعالیٰ کا جہاں تک معاملہ ہے خدا تعالیٰ کے ساتھ احسان کا سلوک ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ خدا تعالیٰ کے احسان ہم پر حاوی ہیں اور اس میں ایک بہت لطیف مضمون بیان فرمایا گیا ہے کہ اگرچہ ماں باپ تمہیں پیدا کرتے ہیں مگر احسان اللہ کا ہے۔ جب تم ان کے ساتھ حسن سلوک کرو تو ایسا کرو کہ تمہاری طرف سے وہ احسان ان کی طرف رواں ہونے والا ہو۔ ایک اور موقع پر اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے کہ دعا کرو ان کے لئے کہ اے خدا ان سے یہ سلوک فرما (-) جس طرح انہوں نے بچپن میں میری تربیت فرمائی اور پرورش کی۔

(از خطبہ ۱۳ مئی ۱۹۹۴ء)

تقریب رخصتانہ

○ عزیزہ محترمہ فوزیہ محمود صاحبہ بنت مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ کی تقریب رخصتانہ مورخہ ۷۔ اکتوبر ۱۹۹۴ء بروز جمعۃ المبارک بعد نماز عصر دفتر انصار اللہ پاکستان ربوہ میں منعقد ہوئی۔ جس میں متعدد افراد خاندان حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ‘ ناظر و وکلاء صاحبان۔ مربیان کرام۔ بعض امراء اضلاع۔ حضرت صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ پاکستان و دیگر معززین شہر نے شرکت فرمائی۔

حضرت صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے تقریب کے اختتام پر دعا کروائی۔ قبل ازیں عزیزہ فوزیہ محمود صاحبہ کا نکاح ہمراہ مکرم ڈاکٹر منصور احمد صاحب قریشی ابن مکرم ناصر احمد صاحب قریشی و امتہ الباری ناصر صاحبہ کراچی مورخہ ۱۴۔ جنوری ۱۹۹۴ء کو خود محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے بیت الاقصیٰ ربوہ میں بعوض ڈیڑھ لاکھ روپے حق مہر پر پڑھا تھا۔ عزیز ڈاکٹر منصور احمد صاحب نیویارک۔ امریکہ میں مقیم ہیں۔

اللہ تعالیٰ یہ رشتہ اپنے فضل سے جانبین کے لئے بہت ہی مبارک فرمائے اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

اسیران راہ مولا کے لئے درخواست دعا

○ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ جملہ اسیران راہ مولا جن میں میانوالی اور کوئٹہ کے اسیران خاص طور پر قابل ذکر ہیں کے لئے خصوصی دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ خاص فضل و کرم سے ان اسیران کو جلد رہائی عطا کرے۔ ان کو حوصلہ اور استقامت عطا کرے اور ان کا اور ان کے لواحقین کا خود حامی و ناصر ہو۔

درخواست دعا

○ مکرم صفدر نذیر گولیکی صاحب امیر و مربی انچارج ریپبلک آف بینن تحریر کرتے ہیں میری بیٹی ناصیہ نذیر پیدائشی طور پر سر کی تکلیف میں مبتلا ہے۔ احباب دعا کریں۔

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ- پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

۱۵- اخاء- ۱۳۷۳ ھش ۱۵- اکتوبر ۱۹۹۴ء

عظمتِ خداوندی

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں:-

"بدی کی دو قسمیں ہیں- ایک خدا کے ساتھ شریک کرنا- اس کی عظمت کو نہ جاننا اس کی عبادت اور اطاعت میں کسل کرنا دوسری یہ کہ اس کے بندوں پر شفقت نہ کرنا- ان کے حقوق ادا نہ کرنے- اب چاہئے کہ دونوں قسم کی خرابی نہ کرو- خدا کی اطاعت پر قائم رہو- جو عہد تم نے بیعت میں کیا ہے اس پر قائم رہو- خدا کے بندوں کو تکلیف نہ دو- قرآن کو بہت غور سے پڑھو- اس پر عمل کرو- ہر ایک قسم کے ٹھٹھے اور بے ہودہ باتوں اور مشرکانہ مجلسوں سے بچو-

جہاں تک کسی کو خدا کے ساتھ شریک نہ کرنے کا تعلق ہے ایک تو ایسا اس لئے کرنا چاہئے کہ یہ ایک حقیقت ہے کہ خدا سب سے بڑا ہے سب سے زیادہ قادر و توانا ہے- سب کچھ اسی کے ہاتھ میں ہے- یہ کارخانۂ عالم وہی چلا رہا ہے- حتیٰ کہ باریک بینی سے دیکھنے والے یہ بھی جانتے ہیں کہ اس کے اذن کے بغیر ایک پتہ بھی نہیں ہلتا- اور پھر اگر ایسا ہے اور واقعی ایسا ہے تو انسان کسی اور کو خواہ وہ کوئی ہو اس کا شریک کیسے بنائے اور کیوں بنائے- یہ اس کی انتہائی نادانی ہوگی کہ ایک کمزور انسان کو جسے چند روزہ زندگی کے بعد خاک میں مل جانا ہے اور جس کی طاقت کسی وقت بھی ڈھے سکتی ہے- اور وہ بالکل بے دست و پا ہو کر رہ سکتا ہے- اسے خدا تعالیٰ جیسی قادر و توانا ہستی کا شریک کیوں بنائیں- دوسری بات جو اللہ تعالیٰ کا شریک نہ بنانے سے حاصل ہوتی ہے وہ اعتماد ہے انسان ہر ایک کے آگے سر کیوں جھکائے- ہر ایک کی منت سماجت کیوں کرے- ہر ایک سے کیوں مانگتا پھرے وہ کیوں نہ اپنا سر اٹھا کر چلے اور جب اپنے سر کو جھکائے تو صرف اور صرف اس کے سامنے جو سب سے زیادہ قادر و توانا ہے- ڈرے تو صرف اس سے ڈرے- مانگے تو صرف اس سے مانگے- اس کے دینے کے طریق بھی عجیب ہیں- وہ دوسروں کو اپنے ہاتھ بنا لیتا ہے اور ان کے ذریعے دیتا ہے- لیکن دیتا وہی ہے- وہ نہ چاہے تو کوئی شخص کسی کو کچھ نہیں دے سکتا- وہ چاہے تو کوئی شخص اپنا سب کچھ دوسروں کے لئے لٹا سکتا ہے- پس دینا اسی کے ہاتھ میں ہے کسی اور کے ہاتھ میں نہیں- اس لئے اگر سر جھکایا جائے- اگر ڈرا جائے- اگر مانگا جائے تو اسی سے- ایسا کرنے سے انسان میں اعتماد پیدا ہوتا ہے- وہ دوسرے لوگوں کی طرف دیکھ کر سمجھتا ہے کہ ہم سب انسان ہیں- ہم سب ایک جیسے ہیں- فقیری اور امیری تو آنی جانی چیز ہے- اسی طرح عزت اور بے عزتی بھی کوئی ہمیشہ رہنے والی باتیں نہیں ہیں- پس انسان ہر انسان کو اپنے جیسا انسان سمجھ کر اس کے سامنے سر اٹھا کر چلے' اس میں اعتماد پیدا ہوگا- اور جب انسان خدا تعالیٰ کی عظمت کو جاننے لگے تو اسے اور بھی اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ سب سے بڑا ایک ہی ہے اور وہ خدا تعالیٰ ہے- باقی سب ایک جیسے ہیں- اسی سے انسانی اخوت پیدا ہوتی ہے اور اسی سے انسانی مساوات جنم لیتی ہے-

حضرت صاحب کے اس ارشاد کے بعد اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اطاعت کی طرف توجہ دلانا انسان کو عملی زندگی کے زینے پر لاکر کھڑا کر دیتا ہے- صرف یہی کافی نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت کو مانا اور جانا جائے- بلکہ اس کی عظمت کا اعتراف اس کی عبادت اور اس کی اطاعت کے ساتھ کیا جائے- اور اگر انسان کے دل پر اس کی عظمت طاری ہو تو وہ عبادت اور اطاعت میں کسل کر ہی نہیں سکتا- کسی ایسے شخص کی بات کو تو وہ ٹال سکتا ہے جو اس کے خلاف کچھ نہ کر سکتا ہو یا کر سکتا ہو تو بہت کم لیکن خدا تعالیٰ کی عظمت کو جانتے ہوئے انسان کس طرح اس کی عبادت اور اطاعت سے جی چرا سکتا ہے یا اس میں کسل کا اظہار کر سکتا ہے- دوسری شق جو حضرت صاحب نے بیان فرمائی ہے وہ انسانوں کے آپس میں تعلقات ہیں- جتنے یہ تعلقات بہتر ہوں گے- اتنی ہی یہ دنیا رہنے کے قابل ہوگی- ایک دوسرے سے محبت' ایک دوسرے پر شفقت' ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی' یہ ایسی چیزیں ہیں جو معاشرے کو بہتر بناتی ہیں- پس حضرت صاحب نے جن دو بدیوں کا ذکر کیا ہے ان کے مقابل جو دو نیکیاں سامنے آتی ہیں ان کو ہمیشہ مد نظر رکھا جائے- ان پر ہمیشہ عمل کیا جائے تو خدا بھی خوش اور انسان بھی خوش- اور جس ماحول اور معاشرے میں ہم رہتے ہیں اور امن و سکون کی زندگی بسر کرنا چاہتے ہیں وہ معاشرہ بھی خوش اور خوشحال-

ہے یہی دستورِ دستور ازل
زندگی اور موت دونوں ساتھ ساتھ
مختلف ہونے پہ بھی یہ حال ہے
پاؤں سے ملے ہاتھوں سے ہاتھ

ابوالاقبال

○

چراغ میرے تصوّر کا جل نہیں سکتا
تو جان لو ابھی سورج نکل نہیں سکتا

مَیں ریزہ ریزہ نہ ہو جاؤں آئینہ کی طرح
سکوت مرے لبوں پر مچل نہیں سکتا

مَیں جانتا ہوں مرا کوئی قدردان نہیں
مرے لئے کوئی آنسو نکل نہیں سکتا

ہر آرزو ہے سراب اور سراب لایعنی
تمام عمر تو دل یوں بہل نہیں سکتا

تم اپنا ہاتھ ہٹا لو مرے گریباں سے
وگرنہ مَیں بھی ارادہ بدل نہیں سکتا

بھٹک رہی ہیں ہوائیں بگولے بَن بَن کر
فضا کچھ ایسی ہے کوئی سنبھل نہیں سکتا

بتائیں کیا پسِ دیوار ہو رہا ہے کیا
پتہ تو اپنی طرف کا بھی چل نہیں سکتا

بس آپ کچھ نہ کہیں جو بھی ہے رہے گا وہی
نسیم آپ کے سانچے میں ڈھل نہیں سکتا

نسیم سیفی

○ تزئین ربوہ کمیٹی صدران محلہ جات اور ذیلی تنظیموں کے عہدیداروں کے ذریعہ بار بار ربوہ کی صفائی اور تزئین کے لئے تحریک کرتی رہتی ہے اور ربوہ کی صفائی اور خوبصورتی کے لئے جدوجہد میں مصروف ہے- لیکن اس کی کامیابی کے لئے اہل ربوہ کا خصوصی تعاون ازحد ضروری ہے- صفائی کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے اپنے گھروں' ماحول' گلیوں اور محلوں کی صفائی کا خصوصی اہتمام فرمائیں اور کوڑا کرکٹ مخصوص ڈسٹ بینوں میں پھینکیں اور اگر کوئی اس کی خلاف ورزی کرے تو اسے سمجھائیں اور اسے ہر فرد اپنی ذمہ داری سمجھتے ہوئے ادا کرے- ربوہ کی سرسبزی و شادابی کے لئے زیادہ سے زیادہ درخت اور پودے لگائیں- گھروں میں گلیوں میں اور کھلی جگہوں پر- نیز اپنے گھروں کی خوبصورت کے لئے خوبصورت بیلیں دیواروں اور چھتوں پر چڑھائیں-

آپ کی خدمت کے لئے گلشن احمد نرسری کو بہتر بنایا جا رہا ہے- وہاں پر ہر قسم کے سایہ دار پھلدار اور پھول والے پودے ارزاں قیمت پر دستیاب ہو سکیں گے- سفیدہ- گڑھل- توت- سکھ چین- آم اور مختلف قسم کے پھول وغیرہ-

آپ کی خدمت میں التماس ہے کہ اس سہولت سے فائدہ اٹھائیں اور ربوہ میں زیادہ سے زیادہ پودے لگا کر ربوہ کو ہر لحاظ سے معیاری شہر بنا دیں- اس ضمن میں تزئین ربوہ کمیٹی آپ سے خصوصی تعاون کی درخواست کرتی ہے-

(سیکرٹری تزئین ربوہ کمیٹی)

نسیم سیفی

حضرت قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری

یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ حضرت محترم قاضی محمد ر صاحب لائلپوری کی پیدائش لائل پور ں ہوئی اور بچپن بھی وہیں گذرا لیکن اس ت کا مجھے علم ہے کہ آپ لائل پور میں ایک صے لمبے عرصے تک کسی سکول میں تدریس کا م کرتے رہے نوکری کے ساتھ ساتھ احمدیہ اعت کے روزمرہ کے مشاغل میں بھی آپ اص لگن کے ساتھ حصہ لیتے تھے۔ وہاں نہ رف جماعت کی تربیت کی طرف توجہ دیتے لہ غیر از جماعت حضرات سے بھی اکثر دینی لفتگو میں مصروف رہتے ہم سب جانتے ہیں لہ غیر از جماعت احباب سے دینی گفتگو مارے اپنے ازدیاد علم کا بھی باعث بنتی ہے۔ ونکہ کون جانے گفتگو میں مسئلہ کس طرف کل کھڑا ہو۔ اس لئے ہر بات کی تمام جہات کا لم حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

فیصل آباد میں ایک عرصے تک تدریس کا کام کرنے کے بعد آپ دینی امور میں دلچسپی ہی کے باعث قادیان تشریف لے گئے۔ وہاں آپ کی تقریروں کا خوب چرچا ہوا۔ کہا جا سکتا ہے کہ آپ صحیح معنوں میں ایک اچھے مقرر تھے۔ اگر ان کی تقریر کی کوئی مثال پیش کرنی ہو تو یہ کہنا بھی غلط نہ ہو گا کہ حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس۔ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری اور حضرت ملک عبدالرحمان صاحب خادم کی طرح آپ زور دار تقریر کرنے والوں میں شمار ہوتے تھے۔

قادیان سے باہر بعض شہروں میں غیر از جماعت سے گفتگو کے لئے بھی آپ تشریف لے جایا کرتے تھے۔

ایک روز حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کے پاس بیٹھے دینی امور کے متعلق گفتگو میں مصروف تھے کہ حضرت میر صاحب نے فرمایا قاضی صاحب آپ تقریر کرتے ہیں اور بہت اچھی تقریر کرتے ہیں لیکن آپ کے الفاظ ہوا یں اڑ جاتے ہیں۔ یہی کچھ ہر مقرر کے ساتھ ہوتا ہے۔ سننے والوں کو کوئی بات یاد رہتی ہے اور کوئی بھول جاتی ہے۔ کہا جا سکتا ہے کہ یاد کم باتیں رہتی ہیں اور بھول زیادہ جاتی ہیں اور س کے علاوہ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ جو بات یاد رہتی ہے وہ بھی عام طور پر بالکل اسی طرح یاد یں رہتی جس طرح تقریر میں کہی گئی ہو۔ کسی کسی رنگ میں اس میں جھول آجاتا ہے۔ یہ کہہ کر حضرت میر صاحب فرمانے لگے میرا یال یہ ہے کہ آپ تحریر کی طرف آئیں ضامین لکھا کریں۔ حضرت میر صاحب خود یت شستہ اور شگفتہ تحریر لکھنے والے تھے۔

ایک لمبے عرصے تک الفضل کے صفحات کو آپ کی تحریروں نے سجائے رکھا۔

محترم قاضی صاحب نے حضرت میر صاحب کی یہ بات سنی اور پلے باندھ لی۔ تقریریں آپ اس کے بعد بھی کرتے رہے لیکن تحریر کی طرف بھی آپ نے توجہ دینی شروع کر دی اور اس سلسلے میں آپ نے اتنی لگن کے ساتھ کام کیا کہ دیکھنے والے جانتے ہیں کہ کرسی کے اوپر بیٹھے ہیں اور دونوں پاؤں کرسی پر رکھے ہوئے ہیں۔ گھٹنوں پر کاغذات ہیں اور لکھتے ہی چلے جاتے ہیں۔ چنانچہ آپ نے سلسلے کے لئے بہت مفید لٹریچر پیدا کیا۔ اس میں سے بعض حصے تو ایسے ہیں جو خالصتاً جماعت کی تعلیم و تربیت کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جو غیر از جماعت دوستوں کی کتابوں کے جواب ہیں۔

محترم قاضی صاحب کو نہ صرف لکھنے کا شوق پیدا ہو گیا اور آپ نے لکھا بلکہ چھاپنے کے طریقوں پر بھی آپ غور کرنے لگے۔ مجھے یاد ہے کہ بیت مبارک میں ایک روز مغرب کی نماز کے بعد اپنے ایک طریق کو حضرت امام جماعت الثالث کے سامنے پیش کرتے ہوئے آپ نے اس کی وضاحت کی میں بھی وہاں موجود تھا۔ طریق جلدی سے سمجھ میں آنے والا نہیں تھا۔ حضرت صاحب نے دو تین مرتبہ اس کے متعلق پوچھا اور محترم قاضی صاحب نے وضاحت کی۔ لیکن بعد میں کچھ دیر تک اس طریق کو استعمال کیا گیا تو پتہ چلا اس سے بہتر طریق بھی رائج ہے اور اس سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے اس کے بعد ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں جدید طریق پر کتابوں اور رسالوں اور اخبار کی طباعت شروع ہو گئی۔

محترم قاضی صاحب نہایت بذلہ سنج تھے اور ان کی مزاح کی حس خاصی تیز تھی۔ دوستوں کے دوست اور نوجوانوں کے حقیقی مربی۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ آپ بہت زیادہ بیمار ہو گئے تو حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب اور خاکسار عیادت کے لئے گئے۔ کچھ دیر حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب سے باتیں کرتے رہے اور پھر ایک آنکھ کو ذرا سا دبا کر میری طرف دیکھا اور کہنے لگے پتہ ہی نہیں چلا۔ آپ بیٹھے ہیں۔ آپ ادھر آیئے اور میرے پاس چارپائی پر بیٹھئے چنانچہ میں ان کی محبت وصول کرنے کے لئے ان کی چارپائی پر بیٹھ گیا۔ آپ اس عرصہ میں کہتے رہے کہ یوں لگتا ہے کہ میں دوسری دنیا دیکھ آیا ہوں یعنی اتنے زیادہ بیمار ہوئے تھے کہ جانبر ہونے کا کوئی امکان نظر نہیں آتا تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے صحت عطا کر دی۔ اگرچہ اس ملاقات کے وقت وہ کسی حد تک بیمار ہی تھے لیکن صحت بہت کمزور تھی اور اس کے بعد صحت پوری طرح بحال ہونے میں خاصا عرصہ لگا۔

ایک دفعہ مجھے پتہ چلا کہ نائیجریا میں ایک شخص نے ہمارے خلاف کچھ مضامین لکھے ہیں محترم منصور احمد خان صاحب ان دنوں نائیجریا ہی میں متعین تھے۔ میں نے حضرت قاضی صاحب سے ذکر کیا آپ بے تاب ہو گئے کہنے لگے وہ مضامین مجھے دیئے جائیں۔ میں ان کا جواب لکھوں گا۔ ایسی باتوں کے لئے ان کے دل سے ایک ہوک اٹھتی تھی کہ یہ کام ہونا چاہئے اور فوری طور پر ہونا چاہئے تاکہ کسی قسم کی غلط فہمی زیادہ دیر قائم نہ رہ سکے۔ آپ نے اس مضمون کا جواب لکھا اور جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے ہم نے آپ کا مسودہ نائیجریا بھجوا دیا۔

اسی طرح اور کئی باتیں سامنے آئیں۔ کہ کوئی چیز کہیں شائع ہوئی اور وہ جماعت کے عقائد اور جماعت کی کارکردگی کی نفی کرنے کے لئے شائع کی گئی تھی تو آپ نے بلا تردد اس بات کی خواہش کا اظہار کیا کہ وہ چیز آپ کو دی جائے تاکہ آپ اس کا جواب لکھیں۔ اس طرح آپ نے جو لٹریچر پیدا کیا ہے وہ جماعت میں ایک لمبے عرصے تک نہایت مفید ثابت ہو گا۔ مربی حضرات خاص طور پر اس لٹریچر سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور میں جب کہتا ہوں کہ مربی حضرات فائدہ اٹھاتے ہیں تو ان میں سب سے پہلے مجھے اپنا ہی تجربہ میرے سامنے آتا ہے میں نے آپ کی کتب سے بہت فائدہ اٹھایا ہے بلکہ بعض کتب کے نوٹس لے کر انہیں انگریزی زبان میں منتقل کیا ہے۔

محترم قاضی صاحب سلسلے کے ایک بہت بڑے بزرگ اور ایک بہت اہم کام میں مگن رہنے والے مصنف تھے۔ آپ کی یاد آپ کی تقریروں اور آپ کی کتب کے واسطے سے ہمیشہ زندہ رہے گی اور آپ جو ہر شخص سے دوستانہ تعلقات رکھتے تھے اس میں مزاح کی نمکینی بھی شامل ہوتی تھی وہ بھی کبھی بھلائی نہیں جا سکے گی۔

میں حضرت قاضی صاحب کا ذاتی طور پر ممنون ہوں کہ میں نے آپ سے بہت کچھ سیکھا ہے اور جو کچھ سیکھا ہے اس کا ایک حصہ آگے منتقل کرنے کی کوشش کی ہے۔

محترم قاضی صاحب کے ساتھ ایک دورہ کرنے کا بھی موقعہ ملا۔ ربوہ سے چلے رات خوشاب میں ٹھہرے۔ صبح کے وقت ایک چھوٹے سے ہوٹل میں دال روٹی کھائی۔ اور اس سے آگے چل دیئے۔ کچھ فاصلے پر پہنچنے کے بعد کلر کہار میں پہنچے جہاں کچھ دیر قیام کرنا ضروری سمجھا گیا۔ وہاں کے ایک مخلص دوست محترم قاضی صاحب کا بیگ اٹھانے کے لئے ساتھ ہو لئے اور ہم دوالمیال کی طرف چل پڑے بس مل تو گئی لیکن اس وقت اتنی بارش ہو رہی تھی کہ بس کا آسانی سے چلنا ممکن نہ تھا۔ ٹھہر ٹھہر کر چلتی تھی۔ راستہ بھی کچا تھا۔ اور پھر ہماری منزل مقصود سے کچھ فاصلہ پہلے ہی ہمیں بس سے اترنا پڑا۔ شدید بارش میں ہم منزل مقصود کی طرف روانہ ہو گئے۔ راستے میں ایک جوہڑ آتا تھا۔ یہ جوہڑ ان گھروں کے قریب تھا جہاں ہمیں جانا مقصود تھا۔ چنانچہ وہاں محترم قاضی صاحب نے اپنے کچھ کپڑے ہلکے سے دھوئے اور نچوڑے اور ہم منزل مقصود پر پہنچ کر کپڑے بدلنے میں مصروف ہو گئے۔ عجیب منظر تھا۔ شرابور تھے کپڑوں سے پانی نچڑ رہا تھا۔ اور اگرچہ ایک دو کپڑے تو نچوڑ لئے گئے تھے لیکن باقی کپڑے بھی پانی میں تر بتر تھے۔

بہرحال دوالمیال وہ جگہ ہے جہاں کی بیت احمدیہ میں قادیان کے مینارے جیسا مینارہ بنا ہوا ہے۔ اس بیت احمدیہ میں جلسہ تھا۔ اور اس جلسے کے لئے دیگر مقامات سے بھی دوست آئے ہوئے تھے۔ اس جلسے کی ایک خصوصیت یہ تھی کہ جب جلسہ منعقد ہو رہا تھا اور محترم قاضی صاحب تقریر فرما رہے تھے میں سٹیج سے کچھ فاصلے پر زمین پر دیگر دوستوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ کہ حضرت امام جماعت الثالث (جو اس وقت مجلس انصار اللہ اور صدر انجمن احمدیہ کے صدر تھے) تشریف لے آئے۔ میں فوری طور پر اٹھ کر نہ مل سکا اس لئے کہ میرے دل میں کچھ ہچکچاہٹ تھی کہ جلسے کے دوران ہی اس طرح ملا جائے۔ میری خواہش تھی کہ جلسہ ختم ہو گا تو حضرت مرزا ناصر احمد صاحب سے ملاقات کروں گا۔ اور شرف معانقہ بھی حاصل کروں گا۔ ابھی تھوڑی ہی دیر گذری تھی کہ آپ کی مجھ پر نظر پڑی۔ آپ کرسی سے اٹھ کر میرے پاس آئے اور مجھے گلے سے لگا لیا۔ فرمانے لگے آپ ملے ہی نہیں۔ میں کھسیانی سی ہنسی ہنسا اور کہا کہ میری خواہش تھی کہ جلسہ ختم ہو لے تو میں آپ سے ملوں۔

اس جگہ دو تین دن رہنے کا موقعہ ملا اور ایک شام مغربی افریقہ کے احمدی مشنوں کی سلائیڈیں بھی دکھائی گئیں۔ اس جلسے کی یادیں اس لئے بھی بہت دیر تک قائم رہیں کہ یہاں کے مخلص دوست وہاں سے واپسی کے بعد کافی عرصہ تک خط لکھتے رہے۔ اور خطوں کی یہ نصف ملاقات اس جلسے کی یاد دلاتی رہی۔

اللہ تعالیٰ ان پیار کرنے والے دوستوں کو بہت بڑے بڑے اجر عطا فرمائے کہ جماعت کی آپس میں محبت ایک آسمانی رشتے کی شہادت دینے والا امر ہے۔ کئی دوست اب خدا کو

باقی صفحہ ۷ پر

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

موقعہ ہے کسی بیرونی ملک میں مربی کے تشریف لے جانے کا۔ ریلوے سٹیشن ربوہ پر ایک بہت بڑا ہجوم ہے جوان صاحب کو الوداع کہنے اور ان کے لئے دعا کرنے کے لئے ربوہ سٹیشن پر آئے ہوئے ہیں۔ جب بھی ایسا موقعہ ہوتا تھا۔ سارا پلیٹ فارم بھرا ہوا معلوم ہوتا تھا۔ اور اگر کسی کی تصویر لینی ہو یعنی باقی سارے ہجوم سے الگ کرکے تو خاصا ایک طرف جانا پڑتا تھا اسی طرح کی ایک تصویر میرے سامنے ہے پیچھے ہجوم ہے اور ہجوم سے آگے ایک قطار میں پانچ بزرگ ہیں۔ بائیں سے دائیں طرف ان کے اسماء یہ ہیں محترم حضرت مولانا محمد صادق صاحب سماٹری محترم حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری محترم حضرت ماسٹر عطا محمد صاحب محترم چوہدری غلام رسول صاحب بھٹہ والے اور محترم مولانا روشن دین صاحب یہ سارے حضرات اپنے اپنے رنگ میں یکتا تھے۔

یوں تو کئی دوستوں نے بیرون ملک خدمت دین کا فریضہ سرانجام دینے کے بعد واپس آکر اس متعلقہ ملک کا نام اپنے نام کے ساتھ منسلک کرنے کی کوشش کی لیکن یہ سب نام کچھ عرصہ تک وابستہ رہنے کے بعد ناموں سے ہٹ گئے اور لوگ اس بات کو بھول گئے کہ یہ کس ملک سے واپس آئے تھے۔ اور انہوں نے کس ملک کا نام اپنے نام کے ساتھ چسپاں کیا تھا۔ اس سلسلے میں اگر کوئی کامیاب رہا تو وہ مولانا محمد صادق صاحب سماٹری تھے۔ کہ خود بھی سماٹری ہی کہلاتے رہے اور اب ان کی اولاد بھی اپنے نام کے ساتھ سماٹری کا لفظ اس طرح لکھتی ہے جیسے یہی Surname ہو۔ مولانا محمد صادق صاحب ایک بہت بڑے عالم دین تھے اور اگر کہا جائے کہ ان کا علم گڑھا ہوا تھا تو غیر مناسب نہ ہو گا۔ ہر مسئلے کے ساتھ گہری واقفیت رکھتے تھے۔ اور اس کے حوالے پیش کرنے میں انہیں ید طولیٰ حاصل تھا۔ دو چار ضخیم کتابوں کے مصنف بھی تھے اور اگرچہ انہیں کبھی خاص طور پر جذبے کے ساتھ تقریر کرتے تو نہیں سنا تھا۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ جتنی مجلسیں ان کے ساتھ ہوئیں سب علمی تھیں اور کہا جا سکتا ہے کہ سننے والوں کو یہ اپنے علم سے حیران کرتے تھے۔ مجھے مولانا موصوف سے خاصا ملنے کا موقعہ ملا بعض اوقات یہ میرے دفتر وکالت تعلیم میں تشریف لے آتے تھے اور بعض انتظامی امور کے متعلق مشورہ کرتے تھے۔ ایک عرصے تک آپ ادارۃ المصنفین کے مہتمم بھی رہے اور وہاں بھی آپ نے جو کام کیا اسے خوب خوب پذیرائی حاصل ہوئی اور سلسلے کے لئے اس سے بہت استفادہ کرنے کے لئے مواقع میسر آئے۔

ایک دفعہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث کے خطبہ کے بعد ہم بیت مبارک میں بیٹھ گئے۔ اور جسے کہتے ہیں' اپنی اپنی رام کہانی سنانے لگے آپ نے دو ہسپتالوں کا موازنہ کیا ایک کے متعلق کہا میری بیوی بیمار ہوئیں میں نے انہیں اس ہسپتال میں داخل کروایا تو تیسرے چوتھے دن ہی وہ سٹ پٹا اٹھیں اور کہنے لگیں مجھے گھر لے چلو وہاں کر جا کر مجھے مرنا منظور ہے۔ دوسرے ہسپتال کا ذکر کیا تو کہنے لگے کہ وہاں بھی بیوی کو داخل کروایا۔ اور جب صحت ہو بھی گئی تو یوں لگتا تھا ان کا گھر آنے کو جی نہیں چاہتا۔ یہ بات بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ یہ دو کون سے ہسپتال تھے۔ لیکن یہ کہنا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اگر ہسپتال کی سروس اچھی ہو تو وہاں صحت ہو جانے کے بعد بھی کچھ مزید وقت رہنے کو جی چاہتا ہے۔ اور اس بات کا انحصار ہے ان لوگوں پر جو اس ہسپتال میں کام کرتے ہیں۔ ڈاکٹر ہوں یا نرسیں ہوں پیرامیڈیکل سٹاف جو ہسپتال میں دیگر کاموں کے ذریعہ اپنے مفوضہ فرائض ادا کرتا ہے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ دنیا کا ہر ہسپتال اتنا ہی اچھا ہو جائے کہ لوگ نہ صرف بیماری کے ایام میں وہاں جانا چاہیں بلکہ صحت یاب ہو کر بھی اگرچہ گھر واپس تو آجائیں لیکن ان کا جی یہی چاہے کہ ابھی کچھ اور دن وہاں رہ لیتے تو اچھا تھا۔ مولانا موصوف کی کتابوں پر تبصرے کا یہ موقعہ نہیں ہے لیکن یہ کہنا ضروری ہے کہ آپ نے ایک لمبا عرصہ بیرون پاکستان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کی اور وہاں سے واپس آکر ایک خاصا لمبا عرصہ پاکستان میں بھی دینی خدمات انجام دیں۔

ان کے آگے حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری کھڑے ہیں۔ ان کے متعلق میں کیا کہوں۔ ان کی علمیت کا احاطہ کرنا میرے بس کی بات نہیں۔ مجھے صرف اس بات پر فخر ہے کہ یہ میرے بزرگ بھی تھے اور میرے ان کے ساتھ دوستانہ مراسم بھی تھے۔ ان کی صرف ایک دو ذاتی خوبیوں کا ذکر کرتا ہوں۔ ایک دفعہ فرمانے لگے کہ گھر کا دروازہ دن میں کئی کئی بار لوگ کھٹکھٹاتے ہیں۔ بعض اوقات میرے بچے کسی قدر تنگی محسوس کرتے ہیں تو میں ان سے کہتا ہوں کہ بیٹا یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ میرے گھر کا دروازہ اتنی بار کھٹکھٹایا جاتا ہے۔ کچھ ایسے لوگ بھی تو ہیں جن کے پاس کوئی ملنے والا جاتا ہی نہیں فرمانے لگے میری یہ بات سن کر میرے بچوں کو بڑی راحت محسوس ہوئی۔

مربیوں کے ساتھ جو آپ کا سلوک تھا وہ عام طور پر مربی جانتے ہیں۔ صرف ایک مربی کا ذکر کرتا ہوں۔ آپ نے ایک مربی سے کہا کل دوپہر کا کھانا میرے ساتھ کھائیے۔ پرسوں آپ نے بیرون ملک کے لئے روانہ ہونا ہے نا۔ بس کل کا کھانا میرے ہاں کھائیے وہ مربی کہنے لگے۔ کل دوپہر کے وقت تو میں اپنی خالہ کے ہاں مدعو ہوں۔ اچھا شام کا سہی۔ انہوں نے کہا شام کو بھی میں کسی جگہ مدعو ہوں۔ اور کل صبح جلد ہی مجھے سٹیشن پر پہنچنا ہے۔ مولانا نے فرمایا اچھا ایسے کرو کہ کل فجر کی نماز کے بعد میرے ہاں آجاؤ۔ اس موقعہ پر میں بھی مدعو تھا۔ ایک دو اور دوست بھی تھے۔ آپ نے اس مربی کو الوداعی دعوت کا خاصا پر تکلف انتظام کیا ہوا تھا۔ یہ بات آپ کی عادت میں داخل تھی۔ کہ کسی مربی نے باہر جانا ہو تو جانے سے ایک آدھ روز قبل ان کے ہاں کھانا کھائے یا کم از کم چائے پیئے۔

مجھ سے اکثر فرمایا کرتے تھے کہ جب میری بیوی کھانا پکاتی ہے اور میں سامنے بیٹھ کر کھانا کھاتا ہوں تو میں اکثر کہتا ہوں کہ سعیدہ پکائے اور ابوالعطاء کھائے۔ وہ یہ بات اتنے خلوص کے ساتھ کہتے تھے کہ ان کے اس فقرے نے مجھے بھی اپنے احاطہ میں لے لیا اور میں بھی اکثر جب کچن میں بیٹھ کر کھانا کھاتا ہوں تو ان کا ذکر کرکے' ان کے ذکر کے بغیر نہیں' ان کا ذکر کرکے کہتا ہوں کہ وہ یہ کہا کرتے تھے میں کہتا ہوں کہ سکینہ پکائے اور نسیم سیفی کھائے۔ اور مجھے اس کا لطف یوں بھی آتا ہے کہ ایک نہایت بزرگ کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔

ان کے متعلق بہت سی باتیں پہلے کہی جا چکی ہیں۔ دہرانے کی ضرورت نہیں۔ علمیت کے متعلق میں نے کہا ہے کہ میں احاطہ نہیں کر سکتا۔ ذاتی طور پر میں سمجھتا ہوں کہ وہ ایک آل راؤنڈر انسان تھے۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے بہت سی خوبیاں عطا کر رکھی تھیں۔ جن سے اکثر و بیشتر لوگ محظوظ ہوتے تھے۔

ان کے بعد میرے والد صاحب حضرت ماسٹر عطا محمد صاحب۔ ان کے سوانح حیات میں ایک کتاب نعم العطاء میں پیش کر چکا ہوں۔ آپ نے تدریس کا پیشہ اپنایا۔ ہوشیار پور' تلونڈی جھنگلاں' ملکہ ہانس' دیپالپور' لاہور' بھکر' باغبانپورہ' شیخوپورہ' بہادر گڑھ' گورداسپور' شرقپور اور امرتسر میں تدریس کا فریضہ انجام دیتے رہے۔ تقسیم برصغیر سے پہلے ریٹائر ہو گئے اور پاکستان آنے کے بعد جب ربوہ پہنچے تو حضرت امام جماعت الثانی نے آپ کو جامعہ احمدیہ میں غیر ملکی طلباء کو اردو پڑھانے کا فریضہ سرانجام دینے کی ہدایت فرمائی اور آپ نے تقریباً بتیس سال کیا۔ اس بتیس کے عرصے میں جتنے غیر ملکی طلباء جامعہ میں آئے ان سب کو آپ نے اردو پڑھ... آپ ہمیشہ اس بات پر فخر کرتے تھے کہ ان "اولاد" ساری دنیا میں موجود ہے اور ... "اولاد" سے اتنا پیار کرتے تھے کہ ہر ... کے بعد میری بیوی سے کہتے کہ آج ... طالب علموں کو گھر پر کھانا کھلانا ہے۔ ... اوقات بعض طالب علموں کو گھر بلا کر ان ... لئے دوائیں تجویز کرتے اور ہر طرح ... کے ساتھ پیار محبت اور ہمدردی کا ... کرتے۔

ان کے آگے محترم چوہدری غلام ر... صاحب بھٹہ والے ہیں۔ یہ ایک نہایت ... دل اور ہمدرد انسان تھے۔ وفات کے بع... لوگ تعزیت کے موقعہ پر یہ بتاتے ر... جب انہیں اس بات کی بھنک بھی پڑ جاتی ... کہ ہمارے گھر میں فلاں چیز موجود نہیں ... ہمارے بتائے وہ یہ چیز ہمارے گھر بھجو... کرتے تھے۔ ایک بات جو خود انہوں نے ... یہ تھی۔ کہ جب وہ قادیان میں رہائش کے ... اپنی فیملی کو لے کر قادیان آئے تو جو مکان ... پر ملا وہ بڑا خستہ حالت میں تھا۔ ذرا سی ہوا ... تھی تو اس کی کھڑکیاں اور دروازے کھ... لگتے تھے۔ اور اس مکان کی مالکہ دوڑی ... تھی۔ تاکہ وہ ہمیں اس بات کی تلقین کر... کھڑکیاں اور دروازے اچھی طرح بند ک... توڑنا چاہتے ہو ان کو۔ کہنے لگے جب میں ... ربوہ میں آکر بھٹہ لگایا (قادیان میں بھی ا... بھٹہ ہی تھا) تو میں نے اعلان کیا کہ ہر وہ شخص ... فوری طور پر رقم ادا کرکے اینٹیں نہیں ... سکتا وہ میرے بھٹہ سے اینٹیں لے جائے۔ ... جب اس میں استطاعت ہو وہ اینٹوں کی قی... ادا کر دے۔ کہتے تھے کہ تیرہ افراد مجھ ... اپنے اپنے مکان کے لئے اینٹیں لے گئے ... سے نہ کبھی میں نے پیسے مانگے اور نہ وہ ... دے سکے۔ میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں ... اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ توفیق بخشی کہ میں ان ... لوگوں کی مدد کر سکوں جو بے گھر تھے یا ہو ... ہے ایسے مکانوں میں رہتے ہوں جیسے گھر ... میں قادیان میں رہتا تھا۔ یہ ان کی بات ان ... ہمدردی اور ان کی نیکی کی غمازی کرتی ہے۔

ان کے بعد مکرم و محترم مولوی روشن د... صاحب ہیں۔

جب میں نائیجیریا جا رہا تھا۔ اور فلسطین ... چند ماہ قیام کا موقعہ ملا تو مجھے یاد ہے کہ حضر... مولانا محمد شریف صاحب جو وہاں مربی انچار... تھے انہیں عربی لٹریچر مسقط بھجوایا کرتے تھے ... یہ ان دنوں مسقط میں رہتے تھے۔ اپنے نام ... ساتھ اپنے والد صاحب کا بھی پورا نام لکھتے ...

باقی صفحہ ۷ پر

رشید عطاء

واقفینِ نو

۲- دوسرا دور- پیدائش کے بعد- ایک سال کی عمر تک Infantile Period ننھے بچے کے متعلق یہ نہ سمجھا جائے کہ یہ ابھی ننھا ہے اسے کچھ علم نہیں- بچہ کی حسیات بڑوں سے زیادہ تیز ہوتی ہیں- وہ غیر محسوس طور پر- بغیر کسی کوشش کے قدرتی انداز میں ماحول سے بہت تیزی کے ساتھ اکتساب کرتا ہے اس لئے مندرجہ ذیل خصوصیات بڑی آسانی سے ان میں پیدا کی جاسکتی ہیں-

پابندی وقت:- ہر بچہ قدرتی طور پر صبح خیز ہوتا ہے- وقت پر اسے بھوک لگتی ہے اور حوائج ضروری سے بھی کم و بیش وقت پر ہی فارغ ہوتا ہے سوائے بیماری کے- اس لئے مقررہ اوقات میں ہی اس کی ضروریات پوری کریں- آپ وقت کی پابندی کریں گی وقت پر سلائیں گی اور وقت پر نہلائیں گی- وقت پر دودھ دیں گی تو وہ اہم خصوصیت اس عمر سے ہی اپنا لے گا-

پاکیزگی:- پاکیزگی کا احساس قائم رکھنے کے لئے ضروری ہے بچہ جس وقت پیشاب یا پاخانہ کرے اسے فوری طور پر دھلایا جائے- گاؤں وغیرہ میں مائیں اکثر کپڑے سے پونچھ ڈالنے پر ہی اکتفا کرتی ہیں- اس سے جہاں پاکیزگی کا لحاظ متاثر ہو گا وہاں خارش اور بدبو پیدا ہو گی- خارش کی وجہ سے بچہ تو جھنجلائے گا روئے گا- اگر کچھ بڑا ہے تو خارش کرنے کی کوشش کرے گا- کھجانا بعض اوقات برے نتائج پیدا کر سکتا ہے- مثلاً بڑے ہونے کے بعد جنسی بے راہروی- نیز ڈائپر اور Pampers (پلاسٹک کے جانگیے) صرف اشد ضرورت کے وقت ہی استعمال کریں- اس کی عادت بچہ میں پاکیزگی کا احساس پیدا نہیں ہونے دے گی-

نیز Pampers کے استعمال سے چلنا سیکھنے والے بچوں کی چال بگڑ جاتی ہے بطخ کی سی چال ہو جاتی ہے- بچے پاؤں چوڑے کر کے چلنے لگتے ہیں-

ضد سے محفوظ رکھنے کے لئے:-
دودھ کے مقررہ اوقات ہر بچہ میں مختلف ہو سکتے ہیں- انفرادی فرق کو ملحوظ رکھتے ہوئے بچہ کو رونے سے قبل ہی خوراک دے دینی چاہئے- ورنہ اس کو رو کر ہی دودھ مانگنے کی عادت پیدا ہو جائے گی (رونا غصہ کی علامت بھی ہوتا ہے- غصہ میں دودھ پینا نظام انہضام میں خلل ڈال سکتا ہے) رو کر مانگنے سے ضد کی عادت پیدا ہونے کا احتمال ہے-

خود اعتمادی:- بچہ پہلا قدم اٹھائے تو گھبراہٹ کا اظہار نہ کریں- اسے کوشش کرنے دیں- گرنے پر بھی تشویش کا اظہار نہ کریں- ہائے کہہ کر اسے خوفزدہ نہ کریں-

بہادری:- خوف سے محفوظ بچے ہی بہادر بن سکتے ہیں (بہادر لوگوں کی کہانیاں تو بعد میں پڑھ سکیں گے-)

خوف سے محفوظ رکھنے کے لئے والدین کو علم ہونا چاہئے کہ بچہ کن چیزوں سے خوف کھاتا ہے- تاکہ اس سے حفاظت کر سکیں-

خوف کی ابتدا تین باتوں سے ہوتی ہے-

(ا) تیز آواز:- جو اچانک پیدا ہو- مثلاً بچے کے پاس زور سے تالی بجانا کہ وہ چونک اٹھے- کوئی سی Shrilling آواز- زور سے دروازہ بند ہو جانا وغیرہ- بچے کو چونکا دینا اسے خوفزدہ کر دینے کے مترادف ہے-

(ب) گرنے کا احساس:- گرنے کا احساس بچوں میں sense of insecurity عدم تحفظ کا احساس پیدا کر دیتا ہے اور یہ چیز بھی خوف کی کیفیت پیدا کر دیتی ہے- اس لئے بچے کو ایک ہاتھ سے اٹھانا مناسب نہیں- دیکھا گیا ہے کہ بچہ رو رہا ہے ماں نے جھلا کر ایک بازو سے پکڑ کر اٹھایا تو بچہ اور زور سے رونا شروع کر دیتا ہے- اس لئے اس طرح اٹھایا جائے کہ وہ محسوس کرے کہ وہ محفوظ ہے-

(ج) تنہائی اور تاریکی:- جب بچہ خود کو اکیلا محسوس کرے گا تو اس میں خوف کی کیفیت پیدا ہو جائے گی- اسی طرح تاریکی میں بھی وہ اس لئے خوف زدہ ہو گا کہ اسے ماں یا کوئی بھی نظر نہیں آئے گا- اس لئے ماڈرن طریقے پر بچے کو اکیلے کمرے میں نہیں سلانا چاہئے تاکہ جاگنے پر ماں کو نہ پا کر خوفزدہ نہ ہو جائے-

دن کو بھی کام کرتے وقت ماں بچے کی نظروں کے سامنے رہے تاکہ اسے احساس تحفظ رہے- اس طرح بچہ ماں کی نظروں کے سامنے بھی رہے-

گہرا مشاہدہ:- بچوں کی یادداشت حیرت انگیز ہوتی ہے- بقول ارسطو بچہ کا ذہن صاف سلیٹ کی طرح ہوتا ہے- جو لکھ دیا گیا انمٹ ہو گیا- لیکن جس طرح سلیٹ کو علم نہیں کہ اس پر کیا لکھا گیا- مگر لکھا گیا- اسی طرح بچہ نہیں جانتا کہ اس کے ذہن پر کیا کیا لکھا جا چکا ہے- کون کون سے نقوش قائم ہو چکے ہیں- جوں جوں وہ سمجھدار ہوتا جاتا ہے- وہ نقوش تجربہ اور Intution اور تصورات کی شکل میں ظاہر ہوتے رہتے ہیں بچے کے مشاہدات اور معصوم تجربات اس طرح اس کے ذہن میں قائم ہو جاتے ہیں جس طرح کمپیوٹر میں Feed کر دیا گیا ہو- حتیٰ کہ نفسیاتی تجزیہ Psycho Analyses کے دوران بچہ کو پیدائش کا عمل بھی یاد آجاتا ہے (تکلیف کے احساس کے طور پر (Tramtic Experience)

چند ماہ کا بچہ دوسروں کی نظریں پہچاننے لگتا ہے کہ کون اسے خوش ہو کر دیکھ رہا ہے- جس کے جواب میں وہ مسکراتا ہے اس کے پاس آنے کی کوشش کرتا ہے جو اسے غصہ سے دیکھے یا اسے توجہ نہ دے وہ اس کی طرف سے منہ موڑ لیتا ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ بچہ سب کچھ دیکھتا سمجھتا اور رد عمل کا اظہار کرتا ہے- اس لئے اس کے سامنے ہر کام ہر بات سوچ سمجھ کر اور احتیاط سے کرنی چاہئے-

غرض انفرادی اختلافات کے لحاظ سے بچہ اپنی صلاحیت کے مطابق اس عمر سے ہی مندرجہ ذیل باتیں سیکھ لیتا ہے یا سیکھ سکتا ہے-

۱- وقت کی پابندی-
۲- پاکیزگی و طہارت (نفاست پسند بچہ گیلا ہوتے ہی رونے لگتا ہے)-
۳- ضد نہ کرنا-
۴- خود اعتمادی-
۵- بہادری-
۶- زبان سیکھنا-
۷- رد عمل کا اظہار-
۸- نقل کرنے سے سیکھنے کا رجحان-

اسی عمر سے اس کا تعلیمی سلسلہ بھی شروع ہو جانا چاہئے-

تعلیمی سلسلہ:- چھوٹے چھوٹے جملے مذہبی اور اخلاقی قسم کے اس کے سامنے اکثر و بیشتر دہرانے شروع کر دینے چاہئیں- مثلاً "اللہ ایک ہے-" "ہم احمدی ہیں" وغیرہ

تربیتی سلسلہ:- دودھ پلاتے، کپڑے پہناتے وقت بلند آواز سے بسم اللہ پڑھنا- پہلے دیاں ہاتھ دھلانا- پہلے دایاں پاؤں میں جراب یا جوتا پہنانا- پہلے دائیں آستیں پہنانا اس کی فطرت ثانیہ بن چکی ہو گی- ہوش آنے پر سکھانے میں زیادہ محنت اور وقت درکار ہو گا- شرعی اور اخلاقی کردار عملی تربیت سے راسخ ہو گا- مشہور ماہر نفسیات Pavlove کی زبان میں یہ چیز Conditioning کہلاتی ہے مثلاً دودھ پی چکنے کے بعد (تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے ہے) کہے گی تو بچے کی یہ فطرت بن چکی ہو گی- بعد میں سکھانے کی ضرورت ہی نہ ہو گی-

روحانی تربیت:- سوتے وقت باآواز بلند سورۃ فاتحہ، تینوں قل اور درود شریف تین بار پڑھ کر اور سنت کے طور پر بچے پر پھونک ماری جائے- (اللہ تعالیٰ نے چاہا تو خود اللہ بچے کی تربیت کا ضامن بن جائے گا- یاد رہے کہ انسان خود بچے کی تربیت کر سکتا ہے جب تک اللہ مدد نہ کرے- ایک احمدی خاتون نے بتایا کہ ان کے ہاں شادی کے سات سال بعد دعاؤں کے نتیجے میں بیٹا پیدا ہوا- ماں باپ نے اس پر بڑی محنت کی اور تہیہ کر لیا کہ ایسی تربیت کریں گے کہ چاند میں داغ ہے اس میں نہ ہو گا- بھروسہ کر لیا- چنانچہ ساری محنت رائیگاں گئی-

اخلاقی تربیت:- بچے کے ہاتھ میں کھلونا یا چیز دے کر اس سے دوسروں کو دلوانے کی کوشش کریں- دے دینے پر پیار کریں- شاباش دیں- آہستہ آہستہ وہ دوسروں کے ساتھ مل جل کر رہنا (Share) کرنا سیکھ لے گا- ورنہ بچہ جبلّی طور پر Possesive ہوتا ہے- وہ کوئی چیز دینا پسند نہیں کرتا- بلکہ دوسرے بچوں کے ہاتھ سے چھیننے کی کوشش کرتا ہے- بچے کے ہاتھ سے آپ خود بھی چیز چھیننے کی کوشش نہ کریں- اگر کوئی چھری قینچی وغیرہ قسم کی چیز بھی پکڑ لے تو حکمت عملی سے حاصل کریں-

☆○☆

کوئی آفت دور نہیں ہوتی جب تک آسمان سے رحم نازل نہ ہو

تم خدا سے صدق کے ساتھ پنجہ مارو- تا وہ یہ بلائیں تم سے دور رکھے- کوئی آفت زمین پر پیدا نہیں ہوتی جب تک آسمان سے حکم نہ ہو اور کوئی آفت دور نہیں ہوتی جب تک آسمان سے رحم نازل نہ ہو- سو تمہاری عقلمندی اسی میں ہے کہ تم جڑ کو پکڑو نہ شاخ کو- تمہیں دوا اور تدبیر سے ممانعت نہیں ہے مگر ان پر بھروسہ کرنے سے ممانعت ہے اور آخر وہی ہو گا جو خدا کا ارادہ ہو گا اگر کوئی طاقت رکھے تو توکل کا مقام ہر ایک مقام سے بڑھ کر ہے-

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

وصایا

ضروری نوٹ:۔

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ربوہ

مسل نمبر ۲۹۶۸۵ میں احسان احمد خان ولد عبدالرحیم خان عادل قوم پٹھان پیشہ کاروبار عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اندرون بھاٹی گیٹ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۳-۲۳ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کوئی منقولہ و غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ تین ہزار روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد احسان احمد خان B/۱۳۹۹ وڈا ویڑہ شیش محل گھاٹی اندرون بھاٹی گیٹ لاہور گواہ شد نمبر۱ سفیر احمد وصیت نمبر ۲۶۵۶۱ گواہ شد نمبر۲ عبدالرحیم خان عادل وصیت نمبر ۲۸۴۹۶

مسل نمبر ۲۹۶۸۶ میں ثمینہ احسان زوجہ احسان احمد خان قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اندرون بھاٹی گیٹ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۳-۲۳ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند پچیس ہزار روپے (۲) زیور طلائی ۱۰ تولہ مالیتی بیالیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ ثمینہ احسان B/۱۳۹۹ وڈا ویڑہ اندرون بھاٹی گیٹ لاہور گواہ شد نمبر۱ سفیر احمد وصیت نمبر ۲۶۵۶۱ گواہ شد نمبر۲ احسان احمد خان خاوند موصیہ مسل نمبر ۲۹۶۸۵

مسل نمبر ۲۹۶۸۷ میں میر مقبول احمد ولد میر غلام احمد صاحب نسیم قوم میر پیشہ طالب علم عمر بائیس سال چھ ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی ربوہ حال لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۶-۱۶ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد میر مقبول احمد میو ہوسٹل کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور گواہ شد نمبر۱ ابرار احمد وصیت نمبر ۲۶۳۷۵ گواہ شد نمبر۲ نذیر احمد ورک وصیت نمبر ۱۴۶۸۱

مسل نمبر ۲۹۶۸۸ میں محمد اسحاق منصور ولد چوہدری رحیم بخش صاحب قوم جٹ کاہلوں پیشہ پنشنر عمر ۶۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن منصور ہاؤس فیروز پور روڈ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۷-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) زرعی زمین ۲۵ ایکڑ مشترکہ واقع چک نمبر ۱۱۷ ر۔ب چہور ضلع شیخوپورہ کا ۱/۳ حصہ مالیتی ۲۵۰۰۰۰ روپے (۲) مکان مشترکہ کا ۱/۳ حصہ چک نمبر ۱۱۷ ر۔ب چہور ضلع شیخوپورہ کی قیمت ۸۰۰۰ روپے (۳) فروخت شدہ مکان واقع لاہور ۶۵۰۰۰۰ روپے (۴) نقد رقم قومی بچت میں پانچ لاکھ تنتالیس ہزار چار روپے (۵) پلاٹ برقبہ ایک کنال نمبر ۲/۲ باب الابواب ربوہ قیمت کا اندازہ نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ ۲۹۲۶ + ۵۵۰۰ روپے ماہوار بصورت پنشن و منافع مل رہے ہیں۔ اور مبلغ =/۷۰۰۰ روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد اسحاق منصور ساکن منصور ہاؤس ۱۱۲ شرفیہ پارک فیروز پور روڈ لاہور گواہ شد نمبر۱ اسلم منصور پسر موصی گواہ شد نمبر۲ ساجد سلطان ۱۱/۱۱ دارالصدر غربی ربوہ

مسل نمبر ۲۹۶۸۹ میں انوری بیگم بیوہ شیخ احسان الٰہی صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال بیعت ۱۹۵۴ء ساکن مکان نمبر ۴ گلی نمبر ۴۸ راوی روڈ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۸-۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیور طلائی ۹ تولہ مالیتی ۳۶۰۰۰ روپے اور حق مہر وصول شدہ ۵۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۳ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ انوری بیگم مکان نمبر ۴ گلی نمبر ۴۸ توحید آباد راوی روڈ لاہور گواہ شد نمبر۱ محمد صدیق شاکر وصیت نمبر ۱۷۵۱۷ گواہ شد نمبر۲ فضل الٰہی صاحب وصیت نمبر ۲۶۷۶۱ پسر موصیہ

مسل نمبر ۲۹۶۹۰ میں حافظ امیر بخش ولد قادر بخش صاحب قوم کھوکھر ملک پیشہ ملازمت عمر ۶۶ سال بیعت ۱۹۵۲ء ساکن باب الابواب کچی بستی ربوہ حال لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۳-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ ۱۴۰۰ روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد حافظ امیر بخش ۵/۱۳ اسد جان روڈ لاہور چھاؤنی گواہ شد نمبر۱ مقصود احمد باجوہ وصیت ۲۵۹۶۰ گواہ شد نمبر۲ راجہ محمد اسلم ولد راجہ بہادر خان ۴۷ اعزیز بھٹی روڈ لاہور چھاؤنی

مسل نمبر ۲۹۶۹۱ میں بشیراں بی بی بیوہ قائم دین قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۷۳ء ساکن راؤکے ضلع نارووال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۲-۱۵ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) ورثہ خاوند ایک ایکڑ زمین مالیتی بیس ہزار روپے (۲) ورثہ والدین نقد پانچ ہزار روپے (۳) حق مہر بتیس روپے اس وقت مجھے مبلغ تین صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ بشیراں بی بی بیوہ قائم دین ساکن راؤکے P.O میرک پور ضلع نارووال گواہ شد نمبر۱ غلام رسول ولد بلند بخش راؤکے ضلع نارووال گواہ شد نمبر۲ مقصود احمد ولد سعید احمد صاحب بمقام راؤکے ضلع نارووال

مسل نمبر ۲۹۶۹۲ میں نصیر احمد ولد چوہدری خوشی محمد صاحب قوم جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۵۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۹-۱۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) زرعی زمین پانچ ایکڑ واقع گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ مالیتی ۴۰۰۰۰۰ روپے (۲) مکان برقبہ سوا تین مرلہ جہانگیر پارک گلی نمبر ۶۷ شاہدرہ ٹاؤن لاہور کا ۱/۲ حصہ مالیتی ۱۰۰۰۰۰ روپے (۳) پلاٹ برقبہ ۵ مرلہ واقع جہانگیر پارک گلی نمبر ۶۷ شاہدرہ ٹاؤن لاہور کا ۱/۲ حصہ ۱۰۰۰۰۰ روپے اور ایک عدد شیردار گائے مالیتی بارہ ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۵۰۰۰ روپے سالانہ بصورت پنشن و زمیندارہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد نصیر احمد ولد چوہدری خوشی محمد بمقام گھٹیالیاں P.O خاص ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر۱ ہدایت اللہ ولد غلام علی گھٹیالیاں کلاں P.O خاص ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر۲ محمد یعقوب ولد محمد طفیل بمقام گھٹیالیاں کلاں۔ P.O خاص سیالکوٹ

مسل نمبر ۲۹۶۹۳ میں طارق الرحمان بٹ ولد عبدالرحمان بٹ قوم بٹ پیشہ مزدوری عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مکان ۶۹۳ P بلاک ۲۳ سمن آباد فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۱-۱۲ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ دو ہزار روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد طارق الرحمان بٹ مکان نمبر ۶۹۳/۲۳ سمن آباد لاہور گواہ شد نمبر۱ مظفر حسین وصیت نمبر ۲۳۱۵۰ گواہ شد نمبر۲ محمد ارشد وصیت نمبر ۲۶۲۸۲

مسل نمبر ۲۹۶۹۴ میں روبینہ آفتاب زوجہ رانا آفتاب احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۵/۱۶۴ لاہور لائن ملیر کینٹ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۶-۱۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر بصورت زیورات طلائی وزنی ۷ تولہ مالیتی ۲۹۴۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ روبینہ آفتاب ۵/۱۶۴ لاہور لائن

ملیر کینٹ کراچی گواہ شد نمبر ۱ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی گواہ شد نمبر ۲ رانا آفتاب احمد خاوند

مسل نمبر ۲۹۶۹۵ میں مشہود احمد قریشی ولد محمد مسعود احمد قریشی قوم قریشی پیشہ دستکاری عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دستگیر سوسائٹی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۸-۲۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان نمبر R-۱۲۶۱/۱۵ دستگیر سوسائٹی کراچی کا ۷/۳۶ حصہ مالیتی ۱۵۰۷۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۵۵۰۰ روپے ماہوار بصورت دستکاری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مشہود احمد قریشی R-۱۲۶۱/۱۵ دستگیر سوسائٹی کراچی گواہ شد نمبر ۱ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی گواہ شد نمبر ۲ محمد مسعود احمد قریشی والد موصی

مسل نمبر ۲۹۶۹۶ میں نبیلہ مشہود زوجہ مشہود احمد قریشی قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن R-۱۲۶۱ بلاک نمبر ۱۵ دستگیر سوسائٹی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۴-۸-۲۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم بیس ہزار روپے اور زیورات طلائی بیس تولہ مالیتی چوراسی ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نبیلہ مشہود R-۱۲۶۱ بلاک نمبر ۱۵ دستگیر سوسائٹی کراچی گواہ شد نمبر ۱ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی گواہ شد نمبر ۲ مشہود احمد قریشی خاوند موصیہ مسل نمبر ۲۹۶۹۵

مسل نمبر ۲۹۶۹۷ میں ڈاکٹر ناصر علی ولد غلام رسول صاحب قوم بھٹی پیشہ ڈاکٹری عمر ۳۹ سال ۱۰ ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن C-۳/۲ دستگیر سوسائٹی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱۱-۱۶ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مکان نمبر A-۹۳ واقع ڈیلکس ٹاؤن گلزار ہجری مالیتی چھ لاکھ (۶۰۰۰۰۰) روپے (۲) نقد بینک میں ۷۵۰۰ اسٹرلنگ پونڈ اس وقت مجھے مبلغ ۹۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۹ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ڈاکٹر ناصر علی C-۳/۲ معمار سنٹر نزد ڈاک خانہ دستگیر سوسائٹی کراچی گواہ شد نمبر ۱ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی گواہ شد نمبر ۲ محمد ابراہیم شمس وصیت نمبر ۱۴۵۹۹

بقیہ صفحہ ۳

پیارے ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولادوں کو خدمت دین کی توفیق دیتا رہے۔ اور جو ابھی تک حیات ہیں اللہ تعالیٰ ان کی عمروں میں برکت دے۔ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے اپنی تقریر میں حضرت امام جماعت الثانی کی بیماری کے متعلق بتایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ ہوش و حواس میں ہیں۔ حتیٰ کہ بیرونی ممالک سے آئے ہوئے ایک شخص کو تحفتاً ایک کتاب دینی تھی تو میں نے حضرت صاحب کی خدمت میں پیش کی اور آپ نے اس پر اپنے دستخط ثبت فرمائے۔ جو خاص صحت کی علامت ہے۔ اسی طرح آپ نے فرمایا کہ ایک دن آپ چارپائی سے اٹھے اور چلنے لگے۔ آگے دو تین سیڑھیاں تھیں میں نے جب حضرت صاحب کا ہاتھ پکڑا کہ میں ہاتھ پکڑ کر وہ سیڑھیاں اتروا تا ہوں تو آپ نے ہاتھ جھٹک دیا اور فرمایا کہ میں اس سلسلے میں ناصر احمد کی مدد لوں گا؟ مطلب یہ تھا کہ مجھے چلنے دو اور مجھے چلتا دیکھو۔ تاکہ یہ احساس پیدا ہو کہ میری صحت اب اچھی ہے یا کم از کم یہ کہ میں اتنا بیمار نہیں ہوں جتنا کہ دوست سمجھتے ہیں۔

محترم قاضی صاحب نے اپنی تقریر میں حضرت امام جماعت الثانی کے بابرکت دور میں ترقیات کے مختلف زینوں کا ذکر فرمایا جماعت کس طرح بعض اوقات مشکلات میں گھر جانے کے بعد پہلے سے زیادہ مضبوط ہو کر آگے بڑھتی رہی۔ حضرت امام جماعت الثانی نے کن کن ذرائع سے جماعت میں ایمان اور اخلاص پیدا کر کے اسے ایک انتہائی قربانی کرنے والی جماعت بنا دیا۔ اور جماعت کی ان قربانیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس پر کتنا فضل کیا کہ دنیا بھر میں احمدیہ مشن قائم ہونے شروع ہو گئے۔ محترم قاضی صاحب نے سلسلہ میں لٹریچر کی اشاعت کا بھی ذکر کیا وہ اسی کام میں ہمہ تن مصروف رہتے تھے۔ اور لٹریچر کی اہمیت بتاتے ہوئے احباب جماعت کی اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ لٹریچر کا لکھنا اور طبع کروا دینا ہی کافی نہیں ہے جب تک کہ وہ لوگوں کے ہاتھوں میں نہ پہنچے اور اس کا بالاستیعاب مطالعہ نہ کیا جائے۔ اس وقت تک لٹریچر کی کوئی اہمیت نہیں۔ یہ کافی نہیں ہے کہ لٹریچر چھپوا کر کسی کمرے میں اس کے ڈھیر لگا دئے جائیں یا یہ کہ مربیوں کو بھیجا جائے تو اس کی تقسیم کی طرف وہ توجہ نہ دیں۔ محترم قاضی صاحب نے زبانی دعوت الی اللہ اور کتب کے ذریعے اس کام کی سرانجام دہی کے متعلق مفید نصائح فرمائیں۔ مجھے اس جلسے میں تقریر کا بھی موقعہ ملا اور سلائیڈیں دکھانے کا بھی۔ میں نے ایک مربی کی سلائیڈ دکھا کر دوستوں کی توجہ اس بات کی طرف مبذول کروائی کہ اب خدا کے فضل سے ہمارے مربی اپنے کام میں بھی مصروف رہتے ہیں اور زندگی بھی اچھی گذارتے ہیں۔ وہ پہلا تصور کہ انسان مربی بن جائے تو اس کی زندگی انتہائی غریبانہ رنگ میں گذرتی ہے اب بدل چکا ہے۔ اگرچہ وہ بات بھی نہایت بابرکت تھی۔ لیکن جس جس طرح اللہ تعالیٰ جماعت کو ترقی دیتا چلا جاتا ہے اسی طرح مربیوں کے حالات بھی بہتر ہو گئے۔

میں نے یہ سلائیڈ دکھا کر احباب جماعت سے گذارش کی کہ انہیں اپنے بچوں کو زندگی وقف کرنے کی طرف توجہ دلانی چاہئے اور اس کے ساتھ ہی میں نے مغربی افریقہ کے جملہ مشنوں کے متعلق شروع سے لے کر اس وقت تک کی کارکردگی کے بعض اہم نکات پیش کئے۔ زیادہ تر نائیجیریا کا ذکر کیا کہ میرا زیادہ وقت نائیجیریا ہی میں گذرا تھا۔ غانا، سیرالیون اور لائبیریا تو میں دورے پر جایا کرتا تھا۔ قیام میرا نائیجیریا میں تھا اس لئے میں نے غانا، سیرالیون، نائیجیریا اور بعض دیگر مشنوں کا ذکر کرنے کے ساتھ نائیجیریا کا جو ذکر کیا وہ نسبتاً طوالت میں زیادہ تھا۔ اب میں سوچتا ہوں وہاں کے دوستوں نے ہماری واپسی کے بعد جو خط و کتابت جاری رکھی وہ ان کی اس محبت کا نتیجہ تھی جو مغربی افریقہ کے حالات سننے کے بعد ان کے دلوں میں مغربی افریقہ کے مربیوں کے متعلق پیدا ہوئی۔ اور ان میں سے ان دوستوں کے سب سے زیادہ قریب تو میں ہی تھا۔ گویا کہ ان تمام مربیوں کی محبت مجموعی طور پر ان دوستوں کی طرف سے مجھے ملی اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔

بقیہ صفحہ ۴

اور اس پورے نام کے ساتھ وفات یافتہ کا لفظ بھی اور بعض اوقات ہم ان کی اس سادگی پر ہنسا کرتے تھے۔ لیکن آپ نے مسقط میں فلسطین سے بہت سا لٹریچر منگوا کر تقسیم کیا اور وہ لٹریچر نہ صرف مسقط میں پڑھا گیا بلکہ مسقط کے ارد گرد کی مملکتوں میں بھی اس لٹریچر کا دوستوں نے مطالعہ کیا یہ تو ان دیکھی واقفیت تھی۔ لیکن جب میں نائیجیریا سے واپس آیا اور یہ بھی کسی بیرونی ملک سے غالباً مشرقی افریقہ سے تو پھر ہمیں ایک دوسرے سے ملاقات کا موقعہ ملتا۔ اگرچہ آپ کی زبان تو اتنی رواں نہیں تھی لیکن قلم میں روانی تھی۔ آپ خوب لکھتے تھے۔ اور اکثر ایسی باتیں جن سے انسان کا کردار بہتر بن سکے۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت امام جماعت الثانی کے اقتباسات لے کر آپ انہیں اس طرح مربوط کرتے تھے کہ اچھا خاصا مضمون تیار ہو جاتا تھا نہایت پیار کرنے والے تھے۔ دوست اور دوست نواز۔

یہ پانچوں بزرگ اب اللہ کو پیارے ہو چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ اور ان کی اولادوں کو ہمیشہ خدمت دین کے مواقع عطا کرتا رہے اور ان کی حقیر کوششوں کو درجہ قبولیت تک پہنچائے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

قطعات کی بہار

قیمت دس روپے

قد کا بڑھنا اور جسمانی نشوونما ممکن ہے

اگرچہ قد و قامت کا انحصار خوراک آب و ہوا اور خاندانی قد و قامت پر ہے تاہم قد کے چھوٹا رہنے کی ایک اہم وجہ نشوونما والے ہارمونز پیدا کرنے والے غدودوں کے فعل میں خرابی بھی ہے۔ مؤثر ہومیوپیتھک ادویات سے بفضلہ تعالیٰ ان خرابیوں کو دور کر کے جسم کی قدرتی نشوونما کو برقرار کیا جا سکتا ہے۔ قد بڑھنے کی عمر لڑکوں میں قریباً ۱۹ سال تک اور لڑکیوں میں تقریباً ۱۷ سال تک ہے لہذا چھوٹے قد کا علاج اطفال کی عمر میں ہی زیادہ مفید اور مؤثر ہے۔

چھوٹا قد کورس: قیمت 125/- چھوٹے قد جسم کی کمزوری اور رکی ہوئی نشوونما کیلئے

علاوہ ازیں صحت کی عمومی بہتری کیلئے مندرجہ ذیل دوائیں مفید ہیں

- ٹانک ڈراپس: قیمت 40/- روپے
  اعصاب دماغ اور جسم کی تقویت کیلئے مؤثر ٹانک
- ایپی ٹائزر کیپسولز قیمت 12/- روپے
  بھوک بڑھا کر غذا کو جزو بدن بنانے کیلئے
- کمزوری جسم کورس قیمت 125/- روپے
  تازہ خون پیدا کر کے وزن بڑھاتا اور صحت و توانائی میں اضافہ کرتا ہے۔

کیور ہومیو میڈیسن (ڈاکٹر طاہر ہومیو پیتھک) **کمپنی** گولبازار ربوہ

فون: 04524-771 , 04524-21128

فیکس 04524-212299

خبریں

ربوہ: 13 اکتوبر-1994ء
موسم اعتدال کی طرف مائل ہے
درجہ حرارت کم از کم 22 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 29 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم پاکستان بے نظیر بھٹو نے ارکان پارلیمنٹ سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ عوام نے اپوزیشن کی سیاست کو ہمیشہ کے لئے مسترد کر دیا ہے۔ اپوزیشن کو پے در پے ناکامیوں کے بعد اب اپنے آئینی کردار کی طرف مائل ہونا پڑے گا۔ اسے نوشتہ دیوار پڑھ لینا چاہئے۔ انہوں نے کہا حکومت نے کبھی مذکرات کے دراوزے بند نہیں کئے لیکن اپوزیشن نے ہمیشہ منفی ردعمل ظاہر کیا اور افراتفری پھیلاتی رہی۔

○ حکومت پاکستان کی وزارت داخلہ کی رپورٹ کے مطابق پورے ملک میں کہیں بھی مکمل پہیہ جام نہیں ہوا۔ پرائیویٹ گاڑیاں اور پبلک ٹرانسپورٹ چلتی رہی۔ تاہم ان کی تعداد عام دنوں کی نسبت کم تھی۔ ۷۰ فی صد بڑے تجارتی مراکز بند رہے۔ پورے ملک میں ۱۲۱۳ افراد کو گرفتار کیا گیا۔

○ وزیر داخلہ حکومت پاکستان نے بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ انتخابات نہیں صرف سیاست پر بات ہو سکتی ہے۔ اپوزیشن نے اب کسی تحریک کی بات کی تو عوام اسے روکیں گے اور پٹائی بھی کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ سیاسی پیکیج بیمار اور ناپختہ ذہن کی پیداوار ہے پہیہ جام ہڑتال بری طرح ناکام رہی صرف ککے اور ڈنڈے کے خوف سے لوگوں نے دکانیں بند رکھیں اور اپنی گاڑیاں سڑکوں پر نہیں لائے۔ انہوں نے کہا کہ اب اپوزیشن کسی تحریک کی بات نہیں کرے گی۔

○ وزیراعظم ہاؤس میں ایک اہم اجلاس ہوا جس میں صدر مملکت اور مسلح افواج کے سربراہوں نے شرکت کی۔ اس اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ قومی امور اتفاق رائے سے نمٹائے جائیں گے۔ قومی مفادات پر سودے بازی نہیں ہوگی۔ مسئلہ کشمیر ہر عالمی فورم میں اٹھایا جائے گا۔ نیز کشمیریوں کی اخلاقی اور سیاسی امداد جاری رکھی جائے گی پاکستان پر کسی بھی جانب سے حملہ کی صورت میں دس لاکھ مسلح افغان مدد کو پہنچیں گے۔

○ وزیراعلیٰ پنجاب میاں منظور احمد وٹو نے کہا ہے کہ حکومت فرقہ واریت کے خاتمہ کے لئے متحارب جماعتوں کے تعاون سے موثر ضابطہ اخلاق تشکیل دے گی۔ اور شرپسندوں کے ساتھ سختی سے نبٹا جائے گا۔ انہوں نے بتایا کہ سرکاری محکموں کو سیاسی مداخلت سے پاک کر دیا گیا ہے صفائی مہم جنگی بنیادوں پر شروع کی گئی ہے۔ مخالفین کی جانب سے جاری محاذ آرائی کی کوششیں عوامی بہبود کی کوششوں میں حائل نہیں ہوں گی۔

○ بی بی سی کے مطابق منگل کے روز پاکستان میں ہڑتال ہوئی مگر مکمل پہیہ جام نہ ہوا ہر شہر میں کہیں کم کہیں زیادہ ٹریفک چلتی رہی۔ کراچی میں خاصی حد تک ہڑتال کامیاب رہی۔ حکومت اور اپوزیشن کے درمیان مسئلہ چلتا رہے گا۔ بظاہر کوئی حل نظر نہیں آ رہا۔ مسلم لیگ نے لاہور میں کوئی بڑا جلسہ یا جلوس نہ کیا۔

○ بھارت میں طاعون سے مزید دو افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ یہ دونو ہلاکتیں بھارتی شہر سورت میں ہوئی ہیں۔ بھارتی حکومت کے مطابق اب اس بیماری سے مرنے والوں کی تعداد ۵۶ ہو گئی ہے۔

○ اپوزیشن لیڈر نواز شریف نے کہا ہے کہ تحریک نجات کی پہیہ جام ہڑتال ۹ نکاتی پیکیج پر عوامی ریفرینڈم ہے۔ اور عوام نے کامیاب ہڑتال سے اس کی توثیق کر دی ہے۔ اس کے بعد اگر حکومت کو کوئی شک و شبہ ہے تو وہ الیکشن کمیشن کے ذریعے آئینی ریفرینڈم کرا کے دیکھ لے۔ انہوں نے بتایا کہ اب دھرنا مار تحریک اور اسلام آباد کی طرف مارچ ہو گا۔

○ عدالت نے مسلم لیگی لیڈروں اعظم چیمہ اور بنیامین کے ۱۴ روزہ ریمانڈ میں توسیع کرنے سے انکار کر دیا۔ عدالت نے کہا ہے کہ مقدمہ بغاوت کی دفعات واپس لے لی گئی ہیں تو یہ بات ریکارڈ پر لائی جائے۔

○ پہیہ جام ہڑتال سے قبل پکڑے جانے والے ۱۵۰ مسلم لیگیوں کو ضمانتوں پر رہا کر دیا گیا ہے۔

○ پاکستان نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل سے کہا ہے کہ وہ کشمیر کے مسئلہ پر پاکستان اور بھارت کے درمیان اقوام متحدہ میں بالواسطہ مذاکرات کا اہتمام کریں۔ پاکستان دو طرفہ بات چیت کے لئے بھی تیار ہے۔ بھارت کشمیریوں پر ظلم و جبر بند کرے۔ کشمیری رہنماؤں کو رہا کرے اور نقل و حرکت کی اجازت دے۔ فوج کی تعداد کم کرے۔ اور درگاہ حضرت بل کے گرد مورچے ختم کرے۔

○ اوباڑو (ڈہرکی) کے قریب جدید ہتھیاروں سے مسلح ۱۵ ڈاکوؤں نے گدو تھرمل پاور کے ملازمین کو اغوا کر لیا۔ یہ کارروائی کشمور شاہراہ پر کی گئی۔ ان اغوا ہونے والوں میں دو انجنیئر بھی شامل ہیں۔

○ پی ڈی پی کے سربراہ اور پارلیمنٹ کی خصوصی کمیٹی برائے کشمیر کے چیئرمین نواب زادہ نصراللہ خان اسلام آباد سے نیو یارک روانہ ہو گئے ہیں جہاں وہ جنرل اسمبلی کے اجلاس میں مسئلہ کشمیر اٹھائیں گے۔

○ اڈیالہ جیل میں نظربند مسلم لیگی رہنما اور رکن قومی اسمبلی شیخ رشید احمد نے سپیکر قومی اسمبلی سید یوسف رضا گیلانی کے نام اپنے خط میں کہا ہے کہ اگر ان کے خلاف انتقامی کارروائیاں ختم نہ کی گئیں تو وہ اسمبلی کی رکنیت سے استعفیٰ دے دیں گے۔

○ ڈپٹی کمشنر گجرات نے سینیٹر چوہدری شجاعت حسین سمیت چوہدری اعجاز اور دیگر دو سابق ایم۔ پی۔ اے۔ صاحبان کو تین تین ماہ کے لئے نظربند کر دیا ہے۔ یاد رہے کہ پرویز الٰہی اور عمران مسعود کی نظربندی کا حکم پہلے ہی جاری ہو چکا ہے۔

○ ماحولیات کے امریکن ماہرین نے اپنی رپورٹ میں بتایا ہے کہ پاکستان ماحولیاتی آلودگی میں دنیا کا نمبر ایک ملک ہے۔ انہوں نے رپورٹ میں لکھا ہے کہ پاکستان اس قدر ماحول آلودہ ہے کہ کسی بھی وقت بیماریاں پھوٹ سکتی ہیں۔

○ مسلم لیگ (ن) کے ۱۲ ایم۔ این۔ اے اور سینیٹر اور ۱۷ ایم۔ پی۔ اے۔ گرفتار کئے جا چکے ہیں۔

○ لاہور سے مسلم لیگی اراکین قومی و صوبائی اسمبلی پراسرار طور پر غائب ہو گئے۔ ان اراکین کو منگل کے روز حمائتیوں سمیت ۴ بجے مال روڈ پر آنے اور مظاہرہ میں شامل ہونے کے لئے وقت دیا گیا تھا لیکن ان میں سے کوئی بھی نہ آیا۔ اس لئے نواز شریف اس متوقع مظاہرہ کی قیادت نہ کر سکے۔

○ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے کہا ہے کہ مہاجر صوبہ کے قیام کا مطالبہ غیر قانونی اور غیر آئینی نہیں۔ انہوں نے افسوس سے کہا کہ ہمارے ملک میں حقوق مانگنے کو غداری اور حقوق مانگنے والے کو غدار کہا جاتا ہے۔

○ ایرانی صدر علی اکبر ہاشمی رفسنجانی نے اچانک بھارت کا دورہ اگلے سال تک ملتوی کر دیا ہے۔ وہ یہ دورہ اسی ماہ کرنے والے تھے۔ ایرانی وزارت خارجہ نے اس بارے میں نئی دہلی کو مطلع کر دیا ہے۔

○ بنگلہ دیش میں نفاذ شریعت کا مطالبہ کرنے والے مظاہرین اور پولیس کے درمیان خونریز جھڑپیں ہوئیں۔ جن میں ۶۵ افراد زخمی ہو گئے۔ مظاہرین نے پولیس پر دستی بموں سے حملے کئے اور سیکرٹریٹ کا محاصرہ کرنے کی کوشش کی۔

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کیلئے
قیمت/- 10,000 ڈش 8 مع مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن 21- ہال روڈ لاہور
فون: 7226508 , 355422 , 7235175

مفید اور موثر دوائیں
زکام اور گلے کی خرابی کا بروقت مفید اور موثر علاج
قند شفاء
جوشاندے کا انسٹنٹ پوڈر قیمت /12 فی ڈبہ
حب سعال
کھانسی اور گلے کی خرابی کیلئے چوسنے کی گولیاں قیمت /10 فی ڈبی
بیماری نہ ہو تو پیش بندی کے طور پر بھی استعمال کی جا سکتی ہے
مینجر خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ
فون: 211538

الیکٹرو ہومیوپیتھک ڈاکٹر/لیڈی ڈاکٹر بنیئے
میٹرک خواتین و حضرات کیلئے ایک سالہ ڈاکٹرز حکماء نرسز کیلئے 6 ماہ کا D.E.H.M
ڈپلومہ کورس بعد میں 6 ماہ کا M.D.E.H کورس۔
J.S.O
ادویات دستیاب ہیں
خصوصیات: کورسز بذریعہ ڈاک گھر بیٹھے کرنے کی سہولت
ریگولر کلاسز: افواج پاکستان کے ملازمین کیلئے خصوصی رعایت
کورس کی پراسپکٹس حاصل کرنے کیلئے مبلغ /15 منی آرڈر کریں
لٹریچر حاصل کرنے کیلئے جوابی لفافہ
ELECTRO HOMOEOPATHIC MEDICAL COLLEGE NUSRAT
Enter to learn Leave to Serve Humanity
FAISALABAD
نصرت الیکٹرو ہومیوپیتھک میڈیکل کالج رجسٹرڈ
158/D پیپلز کالونی نزد امام بارگاہ فیصل آباد
فون 42722 43888